غیر مقلدین سے سند کی تحقیق کے بارے میں سوالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم. اَمَّابَعْد :

مکرمی! یہ چند علمی سوالات ہیں، ان کے جوابات صرف قرآن پاک یا حدیث صحیح سے عنایت فرمائیں، شکریہ۔

(۱).....امام مسلم ؒ صحیح مسلم صفحہ ۱۱ پر امام ابن سیرین المتوفی ۱۱۰ھ سے نقل فرماتے ہیں: لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سمّولنا رجالکم فینظر الی اهل السنة فیؤخذ حدیثهم وینظر الٰی اهل البدعة فلا یؤخذ حدیثهم. اور امام عبداللہ بن المبارک ۱۸۱ھ فرماتے ہیں: الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء (صحیح مسلم ج۱/ص۱۲)

سوال یہ ہے کہ جب پہلی صدی میں سند دین نہیں تھی تو دوسری صدی میں کس وحی سے اسے دین قرار دیا گیا، کیا پہلی صدی کے لوگ معاذ اللہ بے دین ہی تھے؟

(۲).....سند کی تحقیق فرض ہے یا سنت یا واجب یا مستحب، صرف ایک صریح آیت یا صحیح صریح حدیث پیش فرمائیں جس سے سند کے مطالبہ و تحقیق کا فرض ہونا ثابت ہو اور

Scanned by CamScanner

یہ بھی فرمائیں کہ پہلی صدی والے مسلمان اس آیت یا حدیث کو کیوں نہیں مانتے تھے؟ ابن سیرین اور ابن مبارک نے بھی کوئی آیت یا حدیث پیش نہیں کی، محض قیاسی وجہ بیان کی ہے۔

(۳)..... خیر القرون والوں نے اپنے قیاس سے یہ اصول بنایا کہ اہل بدعت سے حدیث نہ لی جائے مگر بعد والوں نے خصوصاً اصحاب صحاح ستہ نے اس اصول کو نہیں مانا، مثلاً امام بخاریؒ مندرجہ ذیل راویوں سے حدیث لاتے ہیں:

(۱) عمر بن ذر الہمدانی جو مرجیہ کے سردار تھے (تہذیب ج ۷/ص ۴۴۴، ۴۴۵)

(۲) ابو معاویہ بھی خبیث مرجیہ کے رئیس تھے (تہذیب ج ۶/ص ۱۳۹)

(۳) عبدالعزیز بن ابی رواد غالی مرجیہ سے تھے (تہذیب ج ۶/ص ۳۳۹)

(۴) اسحاق بن سوید حضرت علیؓ کا سخت دشمن تھا (تہذیب ج ۱/ص ۲۳۶)

(۵) حریز بن عثمان صبح و شام حضرت علیؓ پر ستر ستر مرتبہ لعنت بھیجتا تھا اور اپنے مذہب کا داعی تھا (تہذیب ج ۲/ص ۲۴۰)

(۶) جریر بن عبدالحمید حضرت معاویہؓ کو اعلانیہ گالیاں دیتا تھا (تہذیب ج ۲/ص ۷۷)

(۷) بہز بن اسد حضرت عثمانؓ کا مخالف بدمذہب تھا (تہذیب ج ۱/ص ۴۹۸)

(۸) عباد بن یعقوب غالی شیعہ تھا، حضرت عثمانؓ کو گالیاں دیتا تھا (تہذیب ج ۵/ص ۱۰۹)

(۹) عوف بن ابی جمیلہ قدری رافضی شیطان تھا (تہذیب ج ۸/ص ۱۶۷)

(۱۰) عبدالملک بن اعین، زراہ اور حمران تینوں بھائی رافضی تھے اور ان میں بڑا خبیث قول والا عبدالملک ہی تھا (تہذیب ج ۶/ص ۳۸۵، ۳۸۶)

یہ دس راوی بطور مثال لکھے ہیں، ورنہ بخاری، مسلم میں ایسے راوی بہت ہیں۔

Scanned by CamScanner

(۴) ..... خیر القرون کے خلاف جس طرح امام بخاریؒ نے بہت سے اہل بدعت کی حدیث لی ہے، خیر القرون کا اصول تھا کہ اہل سنت سے حدیث لی جائے مگر امام بخاریؒ نے بہت سے اہل سنت بلکہ ائمہ اہل سنت سے حدیث نہیں لی۔

(۵) ..... جب اسناد دین ہے تو تعلیقات بخاری جن کی اسانید محدثین کو نہیں ملیں یا ترمذی کے فی الباب کی بعض سندیں نہیں ملیں اس بارہ میں معاذ اللہ امام بخاری اور امام ترمذی کو بے دین کہا جائے گا یا بعد والے سب محدثین کو کم علم کہا جائے گا۔

(۶) ..... آج کل جو لوگ اپنی تقریر یا تحریر میں احادیث پیش کرتے ہیں وہ نہ سند بیان کرتے ہیں نہ روات کی توثیق بیان کرتے ہیں، ایسی کتاب لکھنے والے یا ایسی تقریر کرنے والے اور ان کے پڑھنے سننے والے سب بے دین ہیں یا نہیں؟

(۷) ..... تقریب التہذیب، تہذیب التہذیب، خلاصہ، تذکرۃ الحفاظ، میزان الاعتدال وغیرہ کتب اسماء الرجال جن پر آج کل تنفیذ حدیث کا مدار ہے یہ سب بے سند اقوال کا مجموعہ ہیں اور اکثر جرحیں بے دلیل بھی ہیں، ان کے لکھنے یا پڑھنے والوں کے دین کے بارہ میں کیا حکم ہے؟ مثلاً آٹھویں صدی کا ایک آدمی بغیر سند کے دوسری صدی کے آدمی کا قول نقل کرتا ہے۔

(۸) ..... جب پہلی صدی کے اصول حدیث (کہ سند کا مطالبہ ضروری نہیں) دوسری صدی والوں نے نہیں مانا (کہ سند کو دین قرار دے دیا) اور دوسری صدی والے اصول حدیث کہ اہلِ سنت کی حدیث قبول اور اہل بدعت کی حدیث مردود ہے کو صحاح ستہ والوں نے نہیں مانا کہ بہت سے اہلِ بدعت کی احادیث لے لیں اور بہت سے ائمہ اہلِ سنت کی احادیث رد کر دیں تو بعد والوں کا بنایا ہوا اصول حدیث جو آج رائج ہے اس کا

Scanned by CamScanner

ماننا کس آیت یا حدیث صحیح کی بناء پر ضروری ہے اور پہلے لوگ اس آیت و حدیث پر عمل سے کیوں محروم رہے۔

(۹).....ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ الاسناد من الدین، دوسری طرف محدثین یہ بھی فرماتے ہیں کہ صحت سند، صحت متن کو مستلزم نہیں۔ کیا یہ صحیح احادیث کے انکار کا چور دروازہ تو نہیں۔

(۱۰).....محدثین یہ بھی فرماتے ہیں کہ حدیث کی سند صحیح نہ ہو، لیکن اُمت میں تلقی بالقبول حاصل ہو تو وہ حدیث بھی صحیح ہے (تدریب الراوی) اب سند کی کیا حیثیت رہی؟

(۱۱).....تہذیب التہذیب میں صحاح ستہ کے رواۃ کا ذکر ہے جن کی تعداد تقریباً ساڑھے بارہ ہزار ہے اور ''میزان الاعتدال'' ضعیف راویوں کے لئے مرتب کی گئی ہے جس میں تعداد تقریباً گیارہ ہزار ہے، گویا صحاحِ ستہ کے رواۃ کا اگر یہ حال ہے تو باقی کتب حدیث کا کیا حال ہوگا اور سند کی تحقیق و تنفیذ میں اوّلیت راوی کو ہی حاصل ہے، باقی عیوب سند الگ رہے۔

Scanned by CamScanner